''جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کوئی راستہ اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔''

''جو شخص علم کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے وہ اللہ کے راستے میں ہے جب تک لوٹ نہ آئے''۔

ہمارے سامنے بعض مسلم خواتین کی مثال موجود ہے، سب سے بہترین مثال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔

انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعلیم دی ان کے ایک مشہور شاگرد عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں، ان کا کہنا تھا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑا کوئی اسکالر نہیں دیکھا جو قرآن کریم میں بیان کئے گئے فرائض پر ان سے زیادہ عبور رکھتا ہو، قانون اور دوسرے معاملات میں، ادب اور شاعری میں اور عرب کی تاریخ انساب میں بھی ماہر تھیں وہ محض دینی معاملات میں ماہر نہ تھیں۔

عہد نبوی سے لے کر بعد کے زمانہ تک خواتین علم حاصل کرتی رہی ہیں، ہندوستانی معاشرہ میں اس کا رواج نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے برصغیر کے مسلمانوں میں خواتین کی تعلیم کا سلسلہ محدود یا ختم ہو گیا۔ ضرورت اس بات کی ہے تعلیم کو خواتین میں عام کیا جائے اور خواتین کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں۔

بیوی کے فرائض
سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

شفق پروین

ایم۔اے اسلامک اسٹڈیز سال اوّل

اسلام دین و دنیا کا مجموعہ ہے حتیٰ کہ فطری تعلقات بھی نیت کی بنیاد پر دین بن جاتے ہیں اور دین کے کاموں میں بھی اگر نیت دنیا کی ہو تو وہ کام دین کا نہیں رہتا اجر و ثواب بھی ختم ہو جاتا

ہے، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کچھ عبادتوں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور کچھ اذکار کا ردین ہے۔ حالانکہ اسلام با قاعدہ ایسا نظام ہے کہ جس کا کوئی بھی پہلو تشنہ نہیں رکھا گیا۔ لہٰذا شوہر کے ساتھ بھی جو معاملات پیش آئیں گے ان پر بھی اجر وثواب کا ذکر کیا گیا ہے، تاکہ عورتیں اپنے معاملات و فرائض کو احسن انداز میں انجام دے سکیں۔

جیسا کہ سورہ احزاب میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ (۱)

اے پیغمبر کی بیویو تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ (الفاظ کہہ کر رسول اللہ کو ایذا دینے کی) حرکت کرے گی۔ اس کو دوگنی سزا دی جائے گی۔ اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے۔ اور جو تم میں سے خدا اور اس کے رسول کی فرماں بردار رہے گی اور نیک عمل کرے گی۔ اس کو ہم دوگنا ثواب دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

مغربی تہذیب نے عورتوں کو گھر کے باعزت پرسکون ماحول سے نکال کر باہر کی زینت بنا دیا ہے، تو باہر کی دنیا کے آفس، فیکٹری اور دفتر کے رنگین ماحول میں بیٹھ کر وہ اپنے گھریلو فرائض سے غافل ہوگئی ہیں۔ یہ عورت پر بہت بڑا ظلم ہے اس کے سبب امن وسکون عزت و وقار کو ختم کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ رب کائنات جس نے اُسے پیدا کیا وہ اپنے بندے کے مزاج وفطرت سے خوب واقف ہے اور اُس نے اپنے بندے کے لئے اس کی فطرت کے مطابق اصولِ زندگی بنا دیئے، اگر ہر کوئی اپنی زندگی اس رب کائنات کی طرف سے دیئے گئے اصولوں پر گزارے تو اس دنیا میں خوشگوار پرسکون زندگی میسر آجائے اور عورت شریعت کے اصولوں پر عمل کرے گی تو ایسی عورت اجر وثواب میں مردوں سے بڑھ جائے گی۔ جیسا کہ روایت میں ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، عن النبی ﷺ وان مثل عمل

المراۃ المؤمنۃ کمثل عمل سبعین صدیقاً وان عمل المراہ الفاجرۃ الف فاجر۔ (۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا مومنہ صالحہ عورت کا عمل ستر صدیقین کے عمل کے برابر ہے، اور فاجرہ عورت کی بدعملی ہزار فاجروں کی بدعملی کی طرح ہے۔

عورت پر ایک پورا گھر قائم ہوتا ہے اگر عورت ٹھیک ہے تو وہ گھر دنیا میں جنت کا نمونہ ہوتا ہے گھر کے انتظام سے لے کر بچوں کی پرورش تک تمام مراحل بخوبی طے پاتے ہیں اس لئے نیک صالحہ بیوی مومن بندے کے لئے بہت بڑی نعمت ہے اور نیک صالحہ بیوی کی علامت یہ ہے کہ اپنے شوہر کو خوش رکھے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے

عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ انہ یقول ما استفاد المؤمن بعد تقوی اللہ خیر الہ من زوجۃ صالحۃ ان امرھا الطاعتہ وان نظر الیھا سرتہ وان اقسم علیھا لا برتہ وان غاب عنھا نفتہ فی نفسھا ومالہ (۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مومن بندے نے تقویٰ کی نعمت کے بعد کوئی ایسی بھلائی حاصل نہیں کی جو نیک وصالحہ بیوی سے بڑھ کر ہو کہ اگر شوہر کوئی بات کہے تو اُسے پورا کرے، اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو اُسے خوش کرے، اگر شوہر کسی کام کے بارے میں قسم دے تو اُسے پورا کرے، اگر شوہر کہیں چلا جائے تو اپنی جان اور اُس کے مال کے بارے میں خیر کا معاملہ کرے۔

یعنی نیک عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کو خوش کر دے یعنی اپنا رنگ ڈھنگ شوہر کی مرضی کے مطابق رکھے کہ شوہر اُسے دیکھے تو خوش ہو جائے، عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے جب باہر نکلتی ہیں تو بن ٹھن کر تیار ہو کر اچھے کپڑے پہن کر نکلتی ہیں اور جب گھر میں ہوتی ہیں تو میلی کچیلی اور گندی رہتی ہیں، شوہر اس حالت میں دیکھتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے یہاں تک کہ شادی بیاہ، رشتہ داروں کے یہاں اور اجنبی غیر محرم تک کے لئے بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے مگر شوہر کے لئے نہیں، ایسا کرنا ٹھیک